بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاء الحق

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

نعیمی کتب خانہ گجرات

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا ○

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا ○

۷۸۶
۹۲

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہائیت محققانہ مدلّل فیصلہ کردیا گیا ہے

مُصنّفہ

حضرت حکیم الامت مولٰنا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفٰے میاں
ناشر:۔ مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

کے فرض کی دوسری رکعت میں بعد رکوع قنوت نازلہ پڑھنا سخت مکروہ اور خلاف سنّت ہے مگر غیر مقلد وہابیوں کا عمل اس کے برعکس ہے وہ وتر میں دعا قنوت ہمیشہ نہیں پڑھتے بلکہ رمضان کی بعض تاریخوں میں لیکن فجر میں ہمیشہ قنوت نازلہ پڑھتے ہیں۔ دوسری رکعت کے رکوع کے بعد بعض دیوبندی وہابی بھی جو دراصل درپردہ غیر مقلد ہیں۔ بہانہ بنا کر فجر میں قنوت نازلہ پڑھنے لگے ہیں۔ اس لیئے اس باب کی بھی دو فصلیں کی جاتی ہیں۔ پہلی فصل میں اس مسئلہ کا ثبوت دوسری فصل میں اس مسئلہ پر سوالات مع جوابات۔

پہلی فصل

قنوت نازلہ کے معنی ہیں آفت و مصیبت کے وقت کی دعاء حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایک خاص مصیبت پر چند روز یہ دعا قنوت فجر کی رکعت دوم میں بعد رکوع پڑھی پھر آیۃ قرآنی نے یہ دعا منسوخ فرمادی۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کبھی نہ پڑھی دلائل حسب ذیل ہیں۔

حدیث نمبر ۱ و ۲۔ بخاری و مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عاصم احول کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرًا اِنَّہٗ کَانَ بَعَثَ اُنَاسًا یُقَالُ لَھُمُ الْقُرَّآءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَاُصِیْبُوْا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَھْرًا یَدْعُوْ عَلَیْھِمْ۔	حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے قنوت نازلہ صرف ایک ماہ پڑھی آپ نے ستر صحابہ کو جو قاری تھے ایک جگہ تبلیغ کے لیئے بھیجا وہ شہید کردیئے گئے تو حضور نے ایک ماہ تک رکوع کے بعد ان کفار پر بد دعا فرماتے ہوئے قنوت نازلہ پڑھی۔

ایک ماہ کی قید سے معلوم ہوا کہ حضور کا یہ فعل شریف ہمیشہ نہ تھا۔ غدر کی وجہ سے صرف ایک ماہ رہا پھر منسوخ ہوگیا۔

حدیث نمبر ۳۔ طحاوی شریف نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرًا یَدْعُوْ عَلٰی رِعْلٍ وَّذَکْوَانَ فَلَمَّا ظَھَرَ عَلَیْھِمْ تَرَکَ الْقُنُوْتَ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ماہ قنوت نازلہ پڑھی قبیلہ رعل و زکوان پر بددعا فرمائی جب حضور ان پر غالب آگئے تو چھوڑ دی۔

اس حدیث میں چھوڑ دینے کا صراحتہً ذکر آگیا۔

حدیث نمبر ۴ تا ۷۔ ابو یعلی موصلی۔ ابوبکر بزار طبرانی نے کبیر میں بیہقی نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرًا یَدْعُوْا عَلٰی عُصَیَّۃَ وَذَکْوَانَ شَھْرًا فَلَمَّا ظَھَرَ عَلَیْھِمْ تَرَکَ الْقُنُوْتَ وَقَالَ الْبَزَّارُ فِیْ رِوَایَتِہٖ لَمْ یَقْنُتِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا شَھْرًا وَّاحِدًا لَمْ یَقْنُتْ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ماہ قنوت نازلہ پڑھی۔ جس میں قبیلہ عصیہ و زکوان پر بددعا فرمائی جب ان پر غالب آگئے تو چھوڑ دی بزار نے اپنی روایت میں فرمایا کہ حضور نے صرف ایک ماہ قنوت نازلہ پڑھی۔ اس سے پہلے یا اس کے بعد کبھی نہ پڑھی۔

حدیث نمبر ۸ و ۹۔ ابوداؤد و نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَھْرًا ثُمَّ تَرَکَہٗ

یقیناً نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ماہ قنوت نازلہ پڑھی پھر چھوڑ دی۔

حدیث نمبر ۱۰ تا ۱۲۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ نے حضرت ابو مالک اشجعی سے روایت کی۔

قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اِنَّکَ قَدْ صَلَّیْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ ھٰھُنَا بِالْکُوْفَۃِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِیْنَ کَانُوْا یَقْنُتُوْنَ قَالَ یَا بُنَیَّ مُحْدَثٌ ۔

فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ اباجان آپ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر و عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے کوفہ میں تقریباً پانچ سال نماز پڑھی۔ کیا یہ حضرات قنوت نازلہ پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ اے بچے یہ بدعت ہے

یعنی ہمیشہ قنوت نازلہ پڑھنا بالکل سنت کے خلاف ہے اور بدعت سیئہ ہے

حدیث نمبر ۱۳ و ۱۴۔ مسلم و بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دراز حدیث

نقل کی جس میں آخری الفاظ یہ ہیں

وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِاَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْئٌ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض نمازوں میں فرمایا کرتے تھے کہ خدایا فلاں فلاں (عرب کے بعض قبیلے) پر لعنت کر یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "لیس لک الخ"

اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ دعاء قنوت نازلہ فجر کی نماز میں پڑھنا منسوخ ہے۔ دوسرے یہ کہ حدیث شریف آیتہ قرآنی سے منسوخ ہو سکتی ہے کہ قنوت نازلہ پڑھنا حدیث سے ثابت ہے اور اس کا نسخ قرآن کریم سے ثابت۔ تیسرے یہ کہ دین کے دشمنوں پر بد دعا یا لعنت کرنا جائز ہے۔ جن لوگوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا فرمائی وہ حضور کی ذات شریف کے دشمن نہ تھے۔ بلکہ دین اسلام کے دشمن تھے۔ جب ان پر جہاد کر سکتے ہیں۔ تو بد دعا بھی کر سکتے ہیں۔ ہاں حضور نے اپنے ذاتی دشمنوں کو معافیاں دی ہیں۔ لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔

حدیث نمبر ۱۵۔ حافظ طلحہ ابن محمد محدث نے اپنی مسند میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی اسناد سے روایت کی۔

عَنِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ عَنْ اَبَانَ ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمْ يَقْنُتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ اِلَّا شَهْرًا وَّاحِدًا لِاَنَّهٗ حَارَبَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَنَتَ يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ۔

امام اعظم ابو حنیفہ حضرت ابن عیاش سے روایت فرماتے ہیں وہ ابراہیم نخعی سے وہ حضرت علقمہ سے وہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے انہوں نے فرمایا کہ حضور نے نماز فجر میں قنوت نازلہ کبھی نہ پڑھی سوا ایک مہینہ کے کیونکہ حضور نے مشرکین سے جنگ کی تھی تب ان پر ایک ماہ بد دعا فرمائی تھی۔

حدیث نمبر ۱۶ و ۱۷۔ حافظ ابن خسرو نے اپنی مسند میں اور قاضی عمر ابن حسن اشنانی نے حضرت امام ابو حنیفہ سے انہوں نے حماد سے انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کی۔

قَالَ مَا قَنَتَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ وَلَا عَلِيٌّ حَتّٰى حَارَبَ اَهْلَ الشَّامِ فَكَانَ يَقْنُتُ۔

نہ حضرت ابو بکر و عمر نے نہ حضرت عثمان نے نہ علی مرتضیٰ نے قنوت نازلہ پڑھی۔ یہاں تک کہ حضرت علی نے اہل شام سے جنگ کی تو قنوت نازلہ پڑھی۔

حدیث نمبر ۱۸ - ابومحمد بخاری نے امام اعظم ابوحنیفہ سے انہوں نے عطیہ عوفی سے انہوں نے حضرت ابوسعید خدری صحابی سے روایت کی۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ لَمْ یَقْنُتْ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یَدْعُوْا عَلٰی عُصَیَّۃَ وَذَکْوَانَ ثُمَّ لَمْ یَقْنُتْ اِلٰی اَنْ مَّاتَ	انہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ کہ حضور نے چالیس دن کے سواء قنوت نازلہ نہ پڑھی۔ ان چالیس دن میں آپ نے عصیہ ذکوان پر بد دعا فرمائی پھر وفات تک کبھی نہ پڑھی۔

یہ اٹھارہ احادیث بطور نمونہ پیش کی گئیں۔ ورنہ قنوت نازلہ نہ پڑھنے کے متعلق بہت زیادہ احادیث شریفہ موجود ہیں۔ اگر شوق ہو تو طحاوی شریف۔ صحیح البہاری وغیرہ کا مطالعہ فرماویں۔

عقل کا بھی تقاضا یہ ہے کہ قنوت نازلہ نماز میں نہ پڑھی جاوے۔ چند وجہ سے ایک یہ کہ پنجگانہ فرائض کی رکعتیں مختلف ہیں۔ فجر کی دو۔ عصر۔ عشاکی چار۔ مغرب کی تین۔ مگر کوئی فرض نماز ارکان نماز یا دعا وغیرہ میں دوسری نماز سے مختلف نہیں۔ سب کے ارکان و دعائیں وغیرہ یکساں ہیں۔ تو جب چار نمازوں میں قنوت نازلہ نہیں چاہیئے کہ فجر کے فرضوں میں بھی نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ باجماعت فرائض میں دعائیں اور ذکر مختصر ہیں نوافل میں ان کی آزادی ہے۔ دیکھو رکوع سے اٹھتے وقت اکیلا نمازی سمع اللہ لمن حمدہ بھی کہتا ہے اور ربنالک الحمد بھی۔ مگر جب جماعت سے پڑھتا ہے۔ تو امام ربنالک الحمد نہیں کہتا صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہے اور مقتدی اس کے برعکس کہ رَبَّنَا لَکَ الحمد تو کہتا ہے مگر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ نہیں کہتا۔ جب ان نمازوں میں اس قدر اختصار مطلوب ہے تو فجر کے رکوع کے بعد اتنی دراز یعنی دعاء قنوت نازلہ پڑھنا مقصد شرح کے بالکل خلاف ہے تیسرے یہ کہ نماز خصوصاً فرائض پنجگانہ کے ارکان ایک دوسرے سے بالکل ملے ہوئے چاہئیں۔ قیام کے بعد فوراً سجدہ اور سجدہ کے بعد فوراً قیام یا جلسہ ان میں فاصلہ کرنا مقصد شرع کے خلاف ہے رکوع فجر کے بعد جو قومہ ہے۔ اس میں صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہنے بقدر ٹھہرنا چاہیئے۔ اگر اس میں قنوت نازلہ پڑھی گئی تو سجدہ میں جو نماز کا اعلیٰ رکن ہے۔ دیر لگے گی تاخیر فرض اگر بھول کر ہو تو سجدہ سہو واجب کرتی ہے اور اگر عمداً ہو تو نماز فاسد کر دیتی ہے لہٰذا اندرون نماز قنوت نازلہ نہ پڑھنا چاہیئے تاکہ نماز کے ارکان میں اتصال رہے۔

شرح صحیح مسلم

علامہ غلام رسول سعیدی

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور رسول تم کو جو (احکام) دیں ان کو قبول کرو اور جن کاموں سے تم کو منع کریں اُن سے باز رہو

شرح صحیح مسلم

(جلد ثانی)

مساجد، شفاعت، صلوٰۃ المسافرین، فضائل القرآن، جمعہ، صلوٰۃ العیدین
صلوٰۃ استسقاء، صلوٰۃ کسوف، جنائز، زکوٰۃ

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

ناشر:

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : شرح صحیح مسلم (الجزء الثانی)

تصنیف : علامہ مفتی غلام رسول سعیدی

تصحیح : مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی

ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی، فاضل علوم شرقیہ

کتابت : دار الکتابت حضرت کیلیانوالہ، گوجرانوالہ

مطبع : ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور

ہدیہ : -/330 روپے

الطبع الثامن : صفر ۱۴۲۱ھ / مئی ۲۰۰۰ء

الطبع العاشر : جمادی الاوّل ۱۴۲۳ھ / جولائی ۲۰۰۲ء

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

چھلک پڑا! شاید یہی بتلانا مقصود تھا کہ اپنی جان، اپنی عزت، آبرو اور اپنے عزیزوں کے خون کی بہ نسبت نماز مجھے پیاری ہے۔ میں اپنی جان پر زیادتی برداشت کر سکتا ہوں، اپنے عزیزوں کا خون معاف کر سکتا ہوں لیکن تم مجھے نماز نہ پڑھنے دو، اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرنے دو یہ برداشت نہیں کر سکتا اب سوچئے ہم اسی نبی کے نام لیوا ہیں جو اپنی ذات پر زیادتیوں سے درگزر کر لیتا ہے مگر دین کی کسی بات سے صرف نظر نہیں کرتا، آج ہمارا یہ حال ہے کہ اسلام کے خلاف جو شخص جو چاہے کہتا رہے ہمیں غیرت نہیں آتی اور ہماری ذات کے معاملے میں ذرا سی زیادتی ہو تو ہم سنگ اٹھتے ہیں!۔

نوٹ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بعض مواقع پر کچھ مشرکوں کے لیے دعا ضرر فرمائی ہے اس کو بددعا سے تعبیر کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کی طرف کسی بھی اعتبار سے لفظ بد کو استعمال کرنا صحیح نہیں ہے۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے قرآن کریم لکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جس وقت "حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ"۔ پر پہنچو تو مجھے بتلا دینا۔ چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا یہ آیت اس طرح لکھو "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ و صلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ آیت اسی طرح سنی ہے۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللَّهُ فَنَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَكَانَ رَجُلٌ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيقٍ لَهُ هِيَ إِذًا صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللَّهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَرَأْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانًا بِمِثْلِ حَدِيثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "حافظوا علی الصلوات و صلوٰۃ العصر" نازل ہوئی جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم اس آیت کو (اسی طرح) پڑھتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا اور اس طرح نازل فرمائی "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ"۔ ایک شخص شقیق کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ کہنے لگا اب تو نماز عصر ہی صلوٰۃ وسطیٰ ہے، حضرت براء بن عازب نے کہا میں تمہیں یہ بتلا چکا ہوں کہ یہ آیت کیسے نازل ہوئی اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کیا، واللہ اعلم، امام مسلم ایک اور سند سے بیان کرتے ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عرصہ تک اس آیت کی ایسے

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول تم کو جو احکام دیں ان کو قبول کرو اور جن کاموں سے تم کو منع کریں ان سے باز رہو

شرح صحیح مسلم

(جلد خامس)

اقضیہ، لقطہ، جہاد، امارہ

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

ناشر

فرید بک سٹال، ۳۸۔ اردو بازار، لاہور ۲

نام کتاب : شرح صحیح مسلم (جلد خامس)
تصنیف : مفتی علامہ غلام رسول سعیدی
کتابت : دارالکتابت حضرت کیلیانوالہ گوجرانوالہ
تصحیح : مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی
ایم۔اے / ایل، ایل، بی / بی، ایڈ / فاضل علوم شرقیہ
تعداد : ایک ہزار
ہدیہ : ۳۳۰/- روپے
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور
الطبع الثامن : شوال ۱۴۲۱ھ / جنوری ۲۰۰۱ء
الطبع التاسع : شوال ۱۴۲۲ھ / جنوری ۲۰۰۲ء

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور
فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899
ای۔میل نمبر Emial:info@faridbookstall.com
ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ (احزاب: ۲۱) بے شک اللہ کے رسول میں تمہارے لیے حسین نمونہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو حسین فرمائے اور کوئی شخص آپ کا امتی ہو کر آپ کے کسی فعل کو "بد" کہے یہ نہایت بے ادبی اور سخت توہین ہے، جس شخص نے بھی آپ کی کسی دعا کو بد کہا اس کو توبہ کرنی چاہیے۔ اسی قسم کی دعاؤں کے لیے بالعموم دعائے ضرر کہنا چاہیے یا بالخصوص ترجمہ کیا جائے مثلاً آپ نے دعا فرمائی اللھم علیک بابی جھل ترین ترجمہ کیا جائے آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! ابوجہل کو پکڑ یا آپ نے ابوجہل کی گرفت کے لیے دعا فرمائی اسی طرح یہاں یہ ترجمہ کیا جائے کہ آپ نے مشرکین کی جماعتوں کی شکست کی دعا کی۔ عام طور پر مترجمین اس قسم کے کلمات کا ترجمہ "بد دعا" کرتے ہیں بعض معاصرین نے بھی اس قسم کے کلمات کا ترجمہ بددعا کیا ہے، العیاذ باللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول اور فعل بد ہونے سے پاک اور بری ہے۔ بعض معاصرین لکھتے ہیں:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے لیے بددعا فرمائی۔ [1]

نیز لکھتے ہیں:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے روز مشرکوں کے لیے بد دعا کی۔ [2]

اور لکھتے ہیں:

ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے بد دعا کی۔ [3]

بعض معاصرین اور ایسے تمام مترجمین پر لازم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال حسنہ کو بد کہنے سے توبہ کریں اور اپنی تصانیف سے ان کلمات کو نکال دیں۔

رہا یہ اعتراض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو رحمۃ للعلمین ہیں پھر آپ کا کفار کے لیے دعا ضرر کرنا کس طرح آپ کی رحمۃ للعلمینی کے مناسب ہوگا سو اس کا جواب ہم نے شرح صحیح مسلم کی جلد ثانی، باب ۲۲۱ اور ۲۲۲ میں بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے، شائقین اس کا ضرور مطالعہ کریں۔

دو مختلف حدیثوں میں تطبیق اس باب کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے اللہ! اگر تو چاہے تو زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی" علامہ نووی لکھتے ہیں: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو تسلیم کرنے کا بیان ہے اور غالی قسم کے منکرین تقدیر کا رد ہے جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شر اللہ تعالیٰ کی مراد نہیں ہے، اور اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ فتح اور نصرت کے لیے مسلمانوں کو صرف اللہ تعالیٰ سے ہی دعا کرنی چاہیے۔

اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن یہ کلمات فرمائے تھے، اور اس کے بعد کے باب میں یہ ہے کہ آپ نے یہ کلمات جنگ بدر کے دن فرمائے تھے اور سیر اور مغازی کی کتابوں میں یہی مشہور ہے

[1] مولانا غلام رسول رضوی، تفہیم البخاری ج ۴ ص ۴۸۱، مطبوعہ مطبع ریاض حسین

[2] 〃 〃 〃 ، تفہیم البخاری ج ۴ ص ۴۸۳ - ۴۸۲، مطبوعہ مطبع ریاض حسین

[3] 〃 〃 〃 ، تفہیم البخاری ج ۴ ص ۴۸۳، مطبوعہ مطبع ریاض حسین